Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۷ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ، ۲۹ احسان ۱۳۵۱ہش، ۲۹ جون ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۴۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۸ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی کیلئے التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۲۸ احسان ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

میری والدہ صاحبہ کا پچھلے دنوں آنکھ کا اپریشن ہوا تھا جس کی وجہ سے بہت کمزوری ہوگئی۔ اب اچانک بائیں طرف فالج کا حملہ ہوگیا ہے۔ جس کی وجہ سے حالت تشویشناک ہے۔

احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد شریف خان لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے ۳ جون کو مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس ربوہ کو بیٹی عطا فرمائی نومولودہ مکرم نور الدین صاحب خوشنویس کی پوتی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی صالح عمر دے اور اسے والدین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

رسالہ "یاد رکھنے کی باتیں" کا امتحان ۳۰ جون کو ہوگا۔ سب اطفال کو یہ رسالہ زبانی یاد کروا کر ۳۰ جون کو ہونے والے امتحان میں شریک کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہفتہ تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۱۲ جولائی سے ۱۸ جولائی تک تمام مجالس خدام الاحمدیہ ہفتہ تعلیم و تربیت منائیں تفصیلی پروگرام تمام مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوایا جاچکا ہے۔

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ اس تفصیلی پروگرام کی روشنی میں ہفتہ تعلیم و تربیت منائیں اور ہفتہ کے اختتام پر اپنی کارگزاری کی رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مُرید کا فرض ہوتا ہے کہ مُرشد سے تعلق پیدا کرکے اپنے علم و معرفت کو بڑھاتا چلا جائے

اگر وُہ ایسا نہیں کریگا تو شیطان لعین اُسے گمراہ کرنے کی کوشش کریگا

"مُرشد اور مُرید کے تعلقات اُستاد اور شاگرد کی مثال سے سمجھ لینے چاہئیں۔ جیسے شاگرد اُستاد سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ اسی طرح مُرید اپنے مُرشد سے۔ لیکن شاگرد اگر اُستاد سے تعلق تو رکھے مگر اپنی تعلیم میں قدم آگے نہ بڑھائے تو فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ یہی حال مُرید کا ہے۔ پس اِس سلسلہ میں تعلق پیدا کرکے اپنی معرفت اور علم کو بڑھانا چاہیئے۔ طالب حق کو ایک مقام پر پہنچکر ہرگز ٹھہرنا نہیں چاہیئے ورنہ شیطان لعین اور طرف لگا دے گا۔ اور جیسے بند پانی میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر مومن اپنی ترقیات کیلئے سعی نہ کرے تو وُہ گر جاتا ہے۔ پس سعادتمند کا فرض ہے کہ وہ طلب دین میں لگا رہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان کامل دُنیا میں نہیں گزرا۔ لیکن آپؐ کو بھی رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دُعا تعلیم ہوئی تھی۔ پھر اور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کرکے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے۔ جُوں جُوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کریگا اُسے معلوم ہوتا جاوے گا کہ ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں۔ بعض امور کو وُہ ابتدائی نگاہ میں (اس بچّے کی طرح جو اقلیدس کے اشکال کو محض بیہودہ سمجھتا ہے) بالکل بیہودہ سمجھتے تھے۔ لیکن آخر وُہی امور صداقت کی صُورت میں اُن کو نظر آئے۔ اِس لئے کس قدر ضروری ہے کہ اپنی حیثیت کو بدلنے کے ساتھ ہی علم کو بڑھانے کے لئے ہر بات کی تکمیل کی جاوے۔ تُم نے بہت سی بیہودہ باتوں کو چھوڑ کر اس سلسلہ کو قبول کیا ہے۔ اگر تم اِس کی بابت پُورا علم اور بصیرت حاصل نہیں کروگے تو اِس سے تمہیں کیا فائدہ ہوا؟ تمہارے یقین اور معرفت میں قوّت کیونکر پیدا ہو گی۔ ذرا ذرا سی بات پر شکوک اور شبہات پیدا ہوں گے اور آخر قدم ڈگمگا جانے کا خطرہ ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۹۳)

اِس سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۵ جولائی تا ۲۱ جولائی مقامی طور پر اور ۲۲ جولائی سے ۱۴ اگست تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ احسان ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرتِ الٰہی کے حصول کا ایک اہم ذریعہ

مومنوں کی کامیابی کا اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ایک ہی ذریعہ بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو نصرتِ الٰہی کا اہل بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ جب نصرتِ الٰہی مومنوں کے شاملِ حال ہو جاتی ہے تو پھر ان کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور وہ مسلسل ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس مومنوں کا اصل کام یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو نصرتِ الٰہی کا مورد بنائیں۔

اللہ تعالےٰ نے جہاں مومنوں کی کامیابی کا ذریعہ نصرتِ الٰہی کے حصول کو ٹھہرایا ہے وہاں نصرتِ الٰہی کے حصول کے ذرائع پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ان میں سے ایک اہم ذریعہ استقامت بھی ہے۔ جو لوگ ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں استقامت دکھاتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں ضرور اپنی نصرت سے نوازتا ہے اور ان کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے جو لوگ استقامت نہیں دکھاتے وہ نہ صرف یہ کہ کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں بلکہ خطرہ ہوتا ہے کہ وہ راہِ حق سے ہی نہ بھٹک جائیں اور ان کا خاتمہ بالخیر نہ ہو سکے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نصرتِ الٰہی اور نتیجۃً کامیابیوں کے حصول اور خاتمہ بالخیر کے ضمن میں استقامت کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کی نصرت انہیں کے شاملِ حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کو ہم نے دیکھا ہے کہ ان میں بڑا شوق و ذوق اور شدتِ رقت ہوتی ہے مگر آگے چل کر بالکل ٹھہر جاتے ہیں اور ان کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۳۹)

حقیقت یہی ہے کہ جب تک کوئی شخص نیکیاں بجا لانے میں ہمت و استقلال سے کام نہیں لیتا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں استقامت کا مظاہرہ نہیں کرتا نہ صرف یہ کہ وہ ترقی سے محروم رہتا ہے بلکہ اس کا اگلا حال پچھلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے اور پھر وہ نیچے ہی نیچے گرتا چلا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نیکیاں بجا لانے میں استقامت سے کام لیتے ہوئے آگے ہی آگے قدم بڑھانے کی بار بار تلقین کی ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

فَاسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوْٓا إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

(ھود آیت ۱۱۳، ۱۱۴)

پس (اے رسول!) تو ان لوگوں سمیت جنہوں نے تیرے ساتھ ہو کر (ہماری طرف) رجوع کیا ہے (اس طرح پر) جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے استقلال کے ساتھ سیدھی راہ پر قائم رہ۔ اور (اے مومنو!) تم کبھی حد سے نہ بڑھنا جو کچھ تم کرتے ہو وہ اُسے دیکھ رہا ہے۔ اور تم اُن لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم (کا شیوہ) اختیار کیا ہے نہ جھکنا ورنہ تمہیں بھی جہنم کی آگ کی لپٹ آ پہنچے گی۔ اُس وقت اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا اور تمہیں کسی طرف سے بھی مدد نہیں ملے گی۔

خدا کی راہ میں استقامت کا مظاہرہ نہ کرنے کی مضرت اور اس کے بُرے انجام سے خبردار کرنے کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے استقامت سے کام لینے کے عظیم الشان ثمرات پر بھی روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ استقامت کے ساتھ نیکیاں بجا لانے والوں کو ہم ترقیات پر ترقیات دیتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ ایسے مومنوں کو دنیا اور آخرت میں عظیم الشان کامیابیوں کی بشارتوں سے نوازتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَآؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝

(حٰم السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۳)

وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اُتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (یعنی جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

پس اللہ تعالیٰ کی دوستی اور اس کی معیت و نصرت حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ استقامت ہے۔ استقامت ہی کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور اس کا مقصود و مطلوب اسے مل جاتا ہے وہ اس دنیا میں بھی فائز المرام ہوتا ہے اور آخرت میں بھی سرخرو۔ برخلاف اس کے عدم استقامت کے نتیجہ میں انسان نیچے ہی نیچے گرتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنے بغیر نہیں رہتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام استقامت کے وصف سے متصف ہونے کی بہت تلقین فرمایا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر ایک شخص نے بیعت کی تو فرمایا:-

"خدا تعالےٰ ثابت قدم رکھے۔ ثابت قدمی خدا تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے۔ انسان جب خدا تعالےٰ کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو راستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب تک ان میں سے انسان گزر نہ لے منزلِ مقصود کو نہیں پہنچ سکتا۔ امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے اور دوست بننے کو تیار ہے۔ مستقیم وہ ہے کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۹۷، ۱۹۸)

بہرحال مومنوں کے لئے دنیا اور آخرت میں نصرتِ الٰہی کا مورد بننے نیز اس کے نتیجہ میں کامیابی اور فوز و فلاح سے ہمکنار ہونے کا ایک بہت بڑا ذریعہ استقامت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مامور جب دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں تو وہ اپنے متبعین کو دیگر اوصافِ حسنہ کے ساتھ ساتھ استقامت کے وصف سے بھی متصف کر دکھاتے ہیں اور اس طرح وہ نصرتِ الٰہی کے مورد بن کر کامیابیوں اور فوز و فلاح سے ہمکنار ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے بالآخر فائز المرام ہونے اور غالب آنے کا راز استقامت میں ہی مضمر ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"استقامت چاہیئے۔ انبیاءؑ کو جس قدر درجات ملے ہیں استقامت سے ملے ہیں۔ خالی خشک نمازوں اور روزوں سے کیا ہو سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۰۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی میں سب کامیابیاں اور مسرتیں پائی جاتی ہیں

(فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مورخہ ۸ر احسان ۱۳۵۱ ہش (۸ رجون ۱۹۷۲ء) بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علالت طبع کے باوجود ازراہِ شفقت مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انچارج احمدیہ کلینک گیمبیا کی صاحبزادی محترمہ فائقہ سعید صاحبہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر خطبہ مسنونہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"گزشتہ دنوں پھر گرمی لگ جانے کی وجہ سے میری طبیعت خراب رہی ہے چند دن تو شدید چکروں کی تکلیف میں گزارے کچھ گرمی کے نتیجہ میں اور کچھ چکروں سے نجات حاصل کرنے کے لئے جو ادویہ ڈاکٹروں نے دیں وہ بڑا ضعف پیدا کرنے والی ہیں، ان کی وجہ سے ضعف بھی ہے اور یہ تکلیف ابھی تک چل رہی ہے۔

پھر گرمی کا خوف بھی ہے کیونکہ یہ مجھے بہت تکلیف دیتی ہے۔ میرا خیال نہیں تھا کہ اپنی شدید خواہش کے باوجود یہ نکاح میں خود پڑھا سکوں گا۔ لیکن خواہش تکلیف کے خوف پر غالب آگئی، جس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ابھی نصف گھنٹہ ہوا مکرم و محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب جن کی بچی کے نکاح کا اعلان اس وقت ہونا ہے کی طرف سے مجھے تار ملی کہ اُن کی یہ

شدید خواہش

ہے کہ نکاح کا اعلان میں خود کروں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بار بار یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی میں سب کامیابیاں، ہر قسم کی فلاح اور ساری مسرتیں پائی جاتی ہیں۔ ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر صاحب اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت میں اپنے ملک، اپنے خاندان، اپنے عزیزوں، رشتہ داروں، بچوں اور بچیوں سے ہزاروں میل دُور گئے ہوئے ہیں تاکہ وہاں انسانی خدمت کے فرائض انجام دیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے از سرِ نو قرآن کریم کی مختلف آیات کی بار بار تفسیر کرکے اور قرآن کریم نے جن مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے اس مضمون کو بار بار بیان کیا ہے اُن کو ہمارے سامنے رکھ کر ہمیں یہ بتایا ہے کہ دراصل

انسانی خدمت

نصف (بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ) دین ہے۔ تو گویا حقوق العباد کی ادائیگی نصف دین بن جاتی ہے۔ پھر جہاں ہم حقوق اللہ کی ادائیگی کہتے ہیں وہاں بھی ایک رنگ میں حقوق العباد ہی کی ادائیگی مراد ہوتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کو اس بات کی ضرورت نہیں ہوتی کہ اس کی حمد کی جائے یا اس کا ذکر کیا جائے یا اس کو یاد رکھا جائے یا اس سے التجائیں کی جائیں یا اس کے دامن کو پکڑا جائے اس نیت کے ساتھ کہ پھر کبھی چھوڑیں گے نہیں۔ وہ ان چیزوں سے بے نیاز ہے کیونکہ وہ سب قدرتوں کا مالک اور سب بھلائیوں اور فیوض کا سرچشمہ ہے وہ کسی کا محتاج نہیں البتہ مخلوق کا ہر فرد اس کا محتاج ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کو ہماری حمد یا تسبیح یا ذکر وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی ہمیں ضرورت ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ اس کی حمد میں مشغول ہوتا ہے یا اس کی تسبیح کر رہا ہوتا ہے یا اُسے یاد کرتا اور اس کی صفات کا ورد کرتا ہے یا اس کی خلق پر غور کرکے اس کی عظمت اور جلال کو دل میں بٹھانے کی کوشش کرتا ہے، تو یہ دراصل وہ اپنے

نفس کی بھلائی

کے لئے کر رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس طرح حقوق اللہ کی ادائیگی انسان کے خود اپنے نفس کے حقوق کی ادائیگی بن جاتی ہے۔ کیونکہ یہ فیض انسانی نفس نے حاصل کرنا ہے اللہ تعالیٰ کو تو فیض نہیں پہنچانا۔ وہ تو کسی فیض کا محتاج نہیں ہے غرض اللہ تعالیٰ نے اپنے علاوہ جو دوسروں کے حقوق قائم کئے ہیں یعنی انسان کے حقوق جنہیں حقوق العباد کہا جاتا ہے ان کے متعلق بھی اسلام نے تفصیل سے بتایا ہے کہ اس میں ہر مخلوق کے حقوق شامل ہیں۔ مثلاً کھانا ہے جسے ہم صبح پھر دوپہر اور پھر عصر کے بعد (چائے وغیرہ کے طور پر لیتے ہیں اور یہ بھی دراصل کھانے کا حصہ ہوتا ہے) اور پھر شام کے وقت کھاتے ہیں بعض آدمی رات کے گیارہ بجے کھانا کھانے کی عادی ہوتے ہیں۔ یہ بظاہر ایک دُنیا کا کام ہے انسان اپنی زندگی کی بقاء کے حصول کے لئے اور اپنی طاقتوں کو قائم رکھنے کے لئے غذا استعمال کرتا ہے۔ اس غذا کے بھی اسلام نے بہت سے حقوق رکھے ہیں، جن میں سے ایک حق یہ ہے اور اس کے متعلق حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھانا ضائع نہ کرو۔ یہ کھانے کا حق ہے۔ فرمایا اپنی پلیٹ میں اتنا کھانا ڈالو کہ ایک لقمہ بھی بچا نہ رہ جائے۔ یہ قرآن کریم کی ہدایت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جسے آپ نے قرآن کریم کی بعض آیات کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے۔

غرض اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اسلام میں مخلوق ہی سے

ہر خلق کے حقوق

قائم کئے گئے ہیں۔ اور تمام حقوق کی ذمہ داری اس انسان کے سپرد کی گئی ہے۔ جسے طاقتیں بھی عطا کی گئیں اور صراطِ مستقیم پر چلنے یا بھٹک جانے کا اختیار بھی دیا گیا ہے یعنی اسے یہ کہا گیا ہے کہ یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم راہ راست پر چلو یا راہِ راست کو چھوڑ دو لیکن اگر تم میری (اللہ کی) رضا کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں راہ راست یعنی صراطِ مستقیم پر چلنا پڑے گا۔

پس دینِ اسلام اشرف المخلوقات یعنی انسان کی بھلائی کے لئے آیا ہے اور اسلام میں

ایک بڑی بھاری ذمہ داری

حقوق العباد یا مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں عاید کی گئی ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہمارے محترم ڈاکٹر صاحب حقوق العباد کی ادائیگی کے سلسلہ میں ہزاروں میل دُور گئے ہوئے ہیں اور اس طرح انہوں نے اپنا ایک حق ہم پر یہ بھی قائم کیا ہے کہ ہم اُن کے لئے، اُن کے خاندان کے لئے، ان کے عزیزوں اور بیوی بچوں کے لئے دعائیں کریں۔ اس لئے اس وقت میں بہت سی دعاؤں کے ساتھ (جو اکثر میرے دل میں ہیں اور میں دیر سے کر رہا ہوں، آپ بھی اُن میں شامل ہو جائیں) اس نکاح کا اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت مضبوط اور بابرکت اور مفید بنائے اور اس رشتہ کے نتیجہ میں جو ثمار پیدا ہوں یعنی ان سے آگے جو نیک نسل چلے، اس سے دُنیا بھی استفادہ کر سکے۔ میاں بیوی بھی اور آگے ان کی اولاد بھی نیکی پر قائم رہنے والے، تقویٰ کی چادر میں ملبوس، خدا کو پہچاننے اور توحید کے دامن کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہوں۔

پس احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے بہت دعا کریں محترم ڈاکٹر صاحب اور ان کی اولاد اور ان کے عزیزوں کا یہ حق ہے کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں یہ دعا بھی ہے کہ وہ ہماری خلوصِ نیت اور دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کے اہل ثابت ہوں۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ نکاح مکرم و محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی صاحبزادی ہماری عزیزہ بچی فائقہ سعید صاحبہ کا ہے جو سات ہزار روپے حق مہر پر عزیزم مکرم حمید احمد صاحب سیٹھی ابن مکرم کرم الٰہی صاحب سیٹھی کے ساتھ قرار پایا ہے۔ عزیزم حمید احمد کے والد عام طور پر سیالکوٹ میں رہتے ہیں اور یہ خود آج کل راولپنڈی میں متعین ہیں۔ مکرم و محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب اس وقت گیمبیا میں ہمارے ایک کلینک کے انچارج ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے کامیاب ڈاکٹر ہیں وہ اپنے مریضوں کی دواؤں کی نسبت زیادہ دعاؤں سے خدمت کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے ہاتھ میں شفا بخشی ہے اور مریضوں کے دل میں اُن کا پیار ڈالا ہے۔ انہوں نے اپنی جگہ اپنے داماد عزیزم مکرم عبداللہ شریف عاطف ابن مکرم و محترم مولانا محمد شریف صاحب فاضل انچارج مبلغ گیمبیا) کو اپنی طرف سے وکیل مقرر کیا ہے"

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا کرائی۔

(مرتبہ۔ یوسف سلیم شاہد ایم اے۔ انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر کرنل محمد یوسف شاہ صاحب مرحوم

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے۔ مبلغ انچارج نائیجیریا

مکرم ڈاکٹر کرنل محمد یوسف شاہ صاحب مرحوم کا شمار جماعت احمدیہ کی ان چیدہ اور بزرگ ہستیوں میں ہوتا ہے کہ جنہیں دیارِ غیر میں میدانِ عمل میں شہادت کی سعادت نصیب ہوئی۔ نائیجیریا کی تاریخ احمدیت میں مکرم شاہ صاحب مرحوم کی تبلیغی و مشنری ڈاکٹری خدمات جلیلہ اور پھر اسی دوران شہادت ایک ناقابل فراموش واقعہ ہے۔ آپ نے اپنی شہادت کے نتیجہ میں اس سرزمین میں ایسے گہرے اور نمایاں خطوط چھوڑے ہیں جو آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ہمیشہ راہِ عمل استوار کرتے رہیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ شاہ صاحب مرحوم کی یاد نائیجیریا کی تاریخ میں اس قدر رچی بسی ہوئی ہے کہ یہاں ہر ایک نو وارد کے دل میں آپ کی یاد کروٹیں لینے لگتی ہے اور آپ کے لئے بے اختیار دعائیں نکلتی ہیں۔

خاکسار ۲۰ مارچ کو پاکستان سے لیگوس (نائیجیریا) میں وارد ہوا اور جب ۲۰ مارچ کو جماعتی تعلیمی اور طبی اداروں کو دیکھنے کے دوران احمدیہ کلینک میں پہنچا تو مکرم شاہ صاحب مرحوم کی یاد تازہ ہو گئی۔ آجکل اس کلینک کو مکرم کیپٹن ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو چلا رہے ہیں۔ آپ گذشتہ تین سال سے شاہ صاحب کی شہادت کے بعد اس دینی خدمت میں مصروف ہیں اور ان روایات کو تازہ کئے ہوئے ہیں جو مکرم شاہ صاحب مرحوم نے چھوڑی تھیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب سے ایک لمبے عرصہ تک مکرم شاہ صاحب مرحوم کی خدمات کا تذکرہ ہوتا رہا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ شاہ صاحب مرحوم نے ۱۹۶۲ء میں مکرم جناب نسیم سیفی صاحب کی امارت کے دور میں اس کلینک کو شروع کیا تھا اور بہت جلد اپنی پُروقار اور جاذب شخصیت اور سب سے بڑھکر اپنے خلوص، محنت اور محبت سے علاقہ کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا۔ آپ متواتر آٹھ سال تک اس خدمت کو بجا لاتے رہے۔ مریض آپ سے اس قدر مانوس تھے کہ وہ آج تک آپ کا تذکرہ محبت اور عقیدت سے کرتے ہیں۔ پھر آپ اپنی طبی خدمات کے ساتھ ساتھ روحانی مسیحا بھی تھے اور دوسروں کو اسلام اور احمدیت سے روشناس کراتے رہنے میں ہمیشہ کوشاں رہتے تھے اور لوگ آپ کے اسلامی کردار اور نیکی سے بہت متاثر تھے۔ احباب جماعت کے ساتھ آپ کا تعلق انتہائی اخوت اور محبت کا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت کے دوست ہمیشہ آپ کا ذکر بڑی محبت اور عقیدت سے کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مکرم شاہ صاحب مرحوم مثالی مشنری ڈاکٹر تھے اور خدمتِ خلق اور تبلیغِ اسلام آپ کا شیوہ تھا اور خدا تعالیٰ نے بھی آپ کی قربانیوں کو نوازتے ہوئے آپ کو عین میدانِ عمل میں شہادت کی سعادت سے سرفراز فرمایا اور اس طرح آپ قرآنی ارشاد فمنھم من قضٰی نحبہ کے مصداق ٹھہرے۔

مکرم شاہ صاحب سے خاکسار کی ملاقات اس وقت ہوئی جب کہ آپ آخری بار پاکستان سے رخصت گذار کر نائیجیریا جاتے ہوئے کراچی میں کچھ عرصہ کے لئے مکرم سلطان طاہر صاحب کے ہاں ٹھہرے تھے۔ مجھے جب یہ معلوم ہوا تو خاکسار ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ یہ ملاقات زیادہ تر نائیجیریا میں جماعتی ترقی اور کلینک کی کامیابی اور مبلغین اسلام کی سرگرمیوں وغیرہ کی گفتگو پر مشتمل تھی۔ اس مختصر ملاقات میں (جو درحقیقت میری اُن سے پہلی اور آخری ملاقات تھی) خاکسار نے اس امر کو شدت سے محسوس کیا کہ شاہ صاحب مرحوم کے دل میں سلسلہ کی بے پناہ محبت ہے اور باوجود بڑھاپے کے آپ کے جذبۂ عمل اور عزمِ خدمت میں کوئی کمی نہیں۔

اس ملاقات سے چند ماہ کے بعد افسوسناک خبر سنی کہ اچانک شاہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔ یہ خبر درحقیقت تمام جماعت کے لئے اور خاص طور پر نائیجیریا کی جماعتوں کے لئے بہت اندوہناک تھی۔ نائیجیریا میں مکرم شاہ صاحب کی وفات سے اس سرزمین کو بھی یہ اعزاز حاصل ہوا کہ ایک مجاہد بزرگ عین خدمتِ سلسلہ کے دوران یہاں پر شہید ہوا۔ خدا تعالیٰ مکرم شاہ صاحب مرحوم کو اپنی نعمائے سے وافر حصہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو ان کی نیکیوں اور خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین

مساجد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں:۔

- مسجد ایک ایسی عمارت ہے کہ جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی
- مسجد علامت ہے انسانی اخوت کی۔
- مسجد علامت ہے انسانی ہمدردی کی۔
- مسجد علامت ہے انسانی مساوات کی۔
- اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی عمارت دنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکنافِ عالم میں مساجد کی تعمیر کا کام نہایت سرعت کے ساتھ ہو رہا ہے۔ جن سے مذکورہ بالا علامات واضح طور پر پوری ہو رہی ہیں۔ پس ہماری جماعت کے ہر فرد مرد، عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ وہ مذکورہ بالا ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھتے ہوئے ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں کماحقہ حصہ لے کر اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعائیں حاصل کرے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مرکزی امتحانات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مرکزی امتحانات انشاء اللہ العزیز ۱۴ اگست ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوں گے۔ مجالس کو امتحانات کا نصاب بذریعہ ڈاک بھجوایا جا رہا ہے۔ قائدین اس نصاب کی روشنی میں خدام کو امتحانات کے لئے تیار کریں اور ۲۵ جولائی تک اطلاع دیں کہ ان کی مجلس کے کتنے خدام کس کس امتحان میں شامل ہوں گے تاکہ اس کے مطابق پرچے بھجوائے جا سکیں۔

۲۔ امسال متقدم کے امتحان میں ایک نئی کتاب "شمائل احمد" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ تمام خدام اس کتاب کو حاصل کریں یہ کتاب شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے ایک روپیہ میں مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ

تمام لجنات کی سیکرٹری ناصرات اور جہاں سیکرٹری نہ ہو وہاں کی صدر لجنہ سے گذارش ہے کہ جو بچی کتاب "یاد رکھنے کی باتیں" پوری یاد کر لے اُس کا پورا نام، والد کا نام اور شہر کا نام دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوایا کریں تاکہ سند جاری کی جا سکے۔ یہ کتاب ناصرات الاحمدیہ کے نصاب میں شامل ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی بچی کے لئے اس کا حفظ کرنا لازمی قرار دیا ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبہ اطفال کی رپورٹ

مجلس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ بابت ماہ مئی مرکز میں جلد از جلد بھجوا دیں۔ جن مجالس کے پاس رپورٹ فارم ختم ہو چکے ہوں وہ فوراً مرکز میں شعبہ اطفال کو خط لکھ کر حاصل کر لیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا سید عبدالمجید ایک حادثہ میں سخت زخمی ہو گیا ہے۔ اُسے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (سید عبدالکریم کراچی)

۲۔ میرے چھوٹے لڑکے عزیزم ارشد محمود کو ٹائیفائیڈ کے بعد ٹانگوں پہ فالج، زبان میں لکنت اور کان میں درد کی تکلیف ہو گئی ہے۔ دوست اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(کرم الٰہی ماسٹر کیمپ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۰۸۶۰

میں امۃ الرفیع بیگم زوجہ شیخ رشید احمد صاحب قوم پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شہر لائل پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ چوڑیاں ۲ عدد وزنی ۱۶ تولے
۲۔ دو سیٹ طلائی وزنی ۱۵ تولے
۳۔ انگوٹھیاں طلائی ۴ عدد وزنی ۲ تولے
کل وزن ۳۳ تولے قیمت ۷۰۰۰/- روپے
۴۔ مہر حق مبلغ ۱۵۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: امۃ الرفیع بیگم زوجہ شیخ رشید احمد صاحب رین بو فیکٹری شہر لائل پور
گواہ شد: شیخ رشید احمد خاوند موصیہ رین بو نٹنگ مل پتہ بنگلہ سرگودھا روڈ لائل پور
گواہ شد: فضل الدین سیکرٹری وصایا وصیت ۲۵۳۰ کالونی غلام آباد شاہین چوک شہر لائل پور

مسل نمبر ۲۰۸۶۱

میں بشیراں بیگم زوجہ چوہدری نور احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز کالونی گوجرہ۔ ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر مبلغ ۷۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند
۲۔ گلے بند زیور طلائی ۳ تولے مالیت ۶۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ: بشیراں بیگم زوجہ نور احمد صاحب عزیز کالونی گوجرہ
گواہ شد: نور احمد قلم خود عزیز کالونی گوجرہ (لائل پور)
گواہ شد: مقبول احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ عزیز کالونی گوجرہ

مسل نمبر ۲۰۸۶۲

میں محمد سرور منہاس ولد چوہدری محمد شفیع صاحب قوم منہاس پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۲ مراد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ ایک دکان جو ڈاہرانوالہ میں ہے مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپیہ (۲) ایک دکان مالیت ۱۰۰۰۰/- روپے۔ کل میزان = ۲۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد سرور منہاس معرفت منہاس میڈیکل سٹور ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر۔
گواہ شد: عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ احمدیہ ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر۔
گواہ شد: بشارت احمد ولد محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ مراد ۱۶۲ بہاولنگر

مسل نمبر ۲۰۸۶۳

میں رابعہ بی بی زوجہ مستری امام الدین گجراتی قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے وصول شدہ (۲) نقد ۶۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: رابعہ بی بی زوجہ مستری امام الدین گجراتی
گواہ شد: مستری امام الدین خاوند موصیہ دارالرحمت شرقی ربوہ
گواہ شد: فضل کریم پسر موصیہ دارالرحمت شرقی ربوہ

پروگرام بھرتی بابت ماہ جولائی ۱۹۷۲ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۱-۷-۷۲	ہفتہ	سکول گوندل	سرگودھا
۳-۷-۷۲	سوموار	ریسٹ ہاؤس۔ بھلوال	،،
۴-۷-۷۲	منگل	یونین کونسل میانی	،،
۵-۷-۷۲	بدھ	ریسٹ ہاؤس۔ جھنگ	جھنگ
۶-۷-۷۲	جمعرات	ریسٹ ہاؤس۔ شورکوٹ روڈ	،،
۸-۷-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس۔ مٹھ ٹوانہ	سرگودھا
۱۰-۷-۷۲	سوموار	ریسٹ ہاؤس چنیوٹ	جھنگ
۱۱-۷-۷۲	منگل	میونسپل کمیٹی بھیرہ	سرگودھا
۱۲-۷-۷۲	بدھ	یونین کونسل واں بھچراں	میانوالی
۱۳-۷-۷۲	جمعرات	سرکٹ ہاؤس جوہر آباد	سرگودھا
۱۵-۷-۷۲	ہفتہ	ایوان محمود ربوہ	جھنگ
۱۷-۷-۷۲	سوموار	ریسٹ ہاؤس میانوالی	میانوالی
۱۸-۷-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس قلعہ سندانوالہ	،،
۱۹-۷-۷۲	بدھ	ریسٹ ہاؤس شاہ جیونہ	جھنگ
۲۰-۷-۷۲	جمعرات	ریسٹ ہاؤس ساہیوال	سرگودھا
۲۲-۷-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس شیر گڑھ	،،
۲۴-۷-۷۲	سوموار	ریسٹ ہاؤس بھکر	میانوالی
۲۵-۷-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس کلور کوٹ	،،
۲۶-۷-۷۲	بدھ	سکول۔ کندیاں	،،
۲۷-۷-۷۲	جمعرات	سکول۔ قائد آباد	سرگودھا
۲۹-۷-۷۲	ہفتہ	سکول سبھوال	،،
۳۱-۷-۷۲	سوموار	ریسٹ ہاؤس ٹھوکہ	،،

عام ہدایات:-

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ مع تاریخ پیدائش ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ لائیں۔ امیدوار اپنے کان صاف کروا کر آئیں۔

کم از کم معیار بھرتی:

قد = ۵ فٹ چار انچ وزن = ۱۰۷ پونڈ۔ چھاتی = ۳۲-۳۰
عمر = ۱۷ سال سے ۲۵ سال۔ تعلیم = کم از کم پانچ جماعت

(ناظر امور عامہ)

مسل نمبر ۲۰۸۶۴

میں سکینہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب قوم راجپوت گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۵/۴۳ حسام الدین سٹریٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ماشے تولہ
۱۔ گانی طلائی ایک عدد وزن ۶ - ۱
۲۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ۳ - ۱
۳۔ انگوٹھیاں تین عدد وزنی — ۱
۴۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: سکینہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب گوندل محلہ حکیم حسام الدین شہر سیالکوٹ۔
گواہ شد: نذیر احمد گوندل خاوند موصیہ حسام الدین سٹریٹ شہر سیالکوٹ
گواہ شد: حکیم حسام الدین سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتوں کا وقت گزر چکا۔ اب عمل اور صرف عمل کا وقت ہے

اسلام کی موجودہ حالت کو دیکھ کر ہر سچے مسلمان کا دل درد اور اضطراب سے بھر جانا چاہیئے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"جہاں تک باتوں کا تعلق ہے وہ بہت ہو چکی ہیں اور باتوں کا زمانہ بہت لمبا ہو گیا ہے باتیں یا سونے کے لئے کی جاتی ہیں یا کام کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ راتوں کو مائیں بچوں کو سلانے کے لئے باتیں سناتی ہیں اور دن کو لوگ آپس میں باتیں کرتے ہیں کہ اس طرح ان کو کوئی معقول بات مل جائے جو ان کے کام میں آسانی پیدا کر دے۔ ہماری باتیں سونے کے لئے نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ ایسے مصائب اور دکھوں کے زمانہ میں سونا موت سے کسی طرح کم نہیں ہو سکتا۔ باقی رہی دوسری باتیں جو کام میں آسانی پیدا کرتی ہیں۔ وہ بھی کافی ہو چکی ہیں اور مزید باتوں کی کوئی خاص ضرورت نظر نہیں آتی۔ ہمارے سلسلہ کو قائم ہوئے ۵۶ سال ہو گئے ہیں۔ جس نے اس عرصہ میں باتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی وہ اب آئندہ کی باتوں سے کیا فائدہ اٹھائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے لاکھوں نشانات دکھائے جس شخص نے ان نشانات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی آئندہ ظاہر ہونے والے نشانات سے کیا فائدہ پہنچ سکتے ہیں ... کیا ابھی باتوں کا وقت ختم نہیں ہوا اور کیا اب تک کام کا وقت نہیں آیا۔ کیا اب تک کافی نصیحتیں نہیں ہو چکیں جن کے بعد طریق عمل اور ہدایت کا رستہ واضح ہو جاتا ہے۔ اگر تمہارا طریق عمل یقینی طور پر واضح ہے تو زمانہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تم اپنی زندگی کو اس سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کرو اگر تمہاری آنکھیں کھلی ہیں اگر تم اپنے اندر فکر کا مادہ رکھتے ہو تو تمہیں سوچنا چاہیئے کہ مسلمان کیا تھے اور کیا بن گئے۔ اور مسلمان کہاں تھے اور کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ مسلمان نوجوان جغرافیہ پڑھتے ہیں۔ نقشہ دیکھتے ہیں میں سمجھ نہیں سکتا کہ ان کے دل کیوں بیٹھ نہیں جاتے کیوں ان کے دلوں میں درد اور اضطراب پیدا نہیں ہوتا۔ ایک دن وہ تھا کہ سارا نقشہ اسلامی حکومتوں کے رنگ سے رنگین تھا یا آج یہ حالت ہے کہ یورپین حکومتیں دنیا پر چھائی ہوئی ہیں اور مسلمان ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے .....

مجھے حیرت آتی ہے کہ ان باتوں کو معلوم کر کے بھی مسلمانوں کے دلوں میں معمولی سی گدگدی بھی پیدا نہیں ہوتی۔

جب اسلام کی حالت ایسی ہو رہی ہے اور تم اپنی آنکھوں سے یہ چیز دیکھ رہے ہو تو کون سا سبق باقی ہے جو تم سیکھنا چاہتے ہو کیا زمین نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ کیا آسمان نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ کیا ارد گرد کے ہمسایوں نے تمہیں سبق نہیں سکھایا اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ چاروں طرف ہمارے نشان ظاہر ہو رہے ہیں مگر لوگ اندھے ہو کر چلتے ہیں تم ہی بتاؤ کہ کونسی سیکھنے والی بات رہ گئی ہے۔ اور کیوں تمہارا قدم عمل کی طرف نہیں اٹھتا۔ کس دن کا تمہیں انتظار ہے۔ میں حیران ہوں کہ جو لوگ اپنے وقتوں اور جائدادوں کی قربانیاں نہیں کر سکتے وہ اپنے نفوس کی قربانیاں کس طرح پیش کریں گے۔ یہ بات یاد رکھو کہ قومی عزت بغیر قربانیوں کے قائم نہیں ہو سکتی۔"

(فرمودہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۶ء)

دعائے مغفرت

مکرم غلام احمد صاحب بھٹی سابق ساکن اوڈ ضلع جالندھر حال گنج مغل پورہ ۲۵ جون کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اس لئے مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے احباب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

(بشیر احمد کارکن نظارت علیا ربوہ)

اعلانِ نکاح

میری لڑکی عزیزہ ڈاکٹر جمال آراء خانم ایم بی بی ایس کا نکاح ہمراہ ڈاکٹر سید ریاضت حسین ایم بی بی ایس بعوض مبلغ پندرہ ہزار حق مہر مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے پڑھا۔ عزیزہ ڈاکٹر جمال آراء خانم محترم ڈاکٹر سید اعزاز حسین شاہ صاحب آف بھاگلپور بہار کی نواسی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین۔

(بیگم ڈاکٹر کیپٹن عبدالسلام خان صاحب حیدرآباد سندھ)

نمایاں کامیابی

مکرم و محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے (قادیان) کے داماد عزیز ناصر احمد صاحب بھٹی ابن مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈپلومہ ڈی اے ای کے امتحان منعقدہ ۱۹۷۱ء میں پنجاب بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے انہوں نے پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کی طرف سے طلائی تمغہ حاصل کیا نیز چیئرمین پی او ایف بورڈ کی طرف سے مبلغ یک صد روپے نقد انعام (مع تعریفی سند) حاصل کیا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو بابرکت فرمائے اور یہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔ (قریشی بشیر احمد دہلوی واہ کینٹ)

بھارت امن چاہتا ہے تو ہمارے جنگی قیدی فوراً واپس کر دے

صدر بھٹو کا اعلان

لاہور ۲۸ جون۔ صدر بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ برصغیر میں پائیدار امن قائم کرنے کے لئے بھارت ہمارے جنگی قیدی اور سویلین فوراً واپس کرے اور سرحدوں پر سے فوجیں فوری طور پر ہٹا لی جائیں جہاں تک ڈھاکہ کے حکام کا تعلق ہے انہیں پاکستان کے جنگی قیدیوں پر مقدمات کا ڈھونگ ختم کر دینا چاہیئے اور غیر بنگالیوں کے بارے میں انہیں فراخدلانہ طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ اتحاد کے خواہاں بنگالی لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ غیر بنگالیوں کو باعزت شہری کی حیثیت سے زندگی بسر کرنے کا موقع دیں۔ تاکہ وہ خوف و ہراس کی فضا سے نکل کر امن و سکون کا سانس لے سکیں۔ کل رات ریڈیو پاکستان سے قوم کے نام ایک نشری تقریر میں صدر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ پاکستانی جنگی قیدیوں کی فوری واپسی ہمارے لئے بہت اہم مسئلہ ہے حکومت نے اس سلسلہ میں ہر ممکن اقدامات کئے ہیں۔ اور ہمارے عوام نے اس بارے میں انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا ہے لیکن بھارت کے پاس اخلاقی اور قانونی کسی قسم کا کوئی جواز نہیں۔ کہ وہ ہمارے قیدیوں کو مسلسل نظر بند رکھے۔ صدر نے کہا کہ اگر بھارتی لیڈر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ قیدیوں کو اپنے پاس رکھ کر ہمیں کسی ذلت آمیز معاہدے پر مجبور کر دیں گے تو وہ غلطی پر ہیں۔ صدر نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ ہم انسانی خون کے بدلے اپنے اصولوں کا سودا نہیں کریں گے۔ صدر نے کہا کہ بھارت نے اقوام متحدہ کے ۱۰۴ ممبروں کی قرار داد کی صریح خلاف ورزی کی ہے اور فوجیں ہٹانے کے مطالبہ کو تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک پہلے جارحیت کے اثرات نہ مٹائے جائیں امن کیسے قائم ہو سکتا ہے بھارت کے مسلسل قبضہ سے ہمارے دس لاکھ افراد بے خانماں ہو گئے ہیں۔ ان حالات میں بھارت کو سب سے پہلے اپنی فوجیں پیچھے ہٹانی چاہئیں۔ صدر نے کہا کہ بھارتی لیڈر یہ کہتے ہیں کہ جب تک مستقل امن کا معاہدہ نہیں ہوتا جنگی قیدی واپس نہیں کئے جا سکتے اور نہ ہی فوجیں ہٹائی جا سکتی ہیں انہوں نے کہا کہ یہ گھوڑے کے آگے گاڑی جوتنے کے مترادف ہے۔

تصحیح

الفضل ۲۸ جون کے صفحہ ۲ پر جو نظم محترم عبدالرحمن خان صاحب بنگالی مرحوم کی یاد میں شائع ہوئی ہے وہ سید ادریس احمد صاحب عاجز عظیم آبادی کی ہے افسوس ہے کہ سہو کتابت سے نام غلط شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح فرما لیں۔

(ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴